پلاسٹک سرجری کے رجحانات اور انسانی زندگی پر اثرات اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

انعم زہرہ*

رضیہ شبانہ**

Abstract

With modernization and expanding cosmetic industry, beauty and exquisiteness have become accessible to humans for a prolonged duration. Plastic surgery is one of the emerging reasons for sustained beauty. It involves improvement in a person's appearance, regeneration and restoration of body tissues, which are grossly deformed by accepted standards caused by illness, trauma, or birth disorders. People with congenital or accidental abnormalities have to go through reconstructive surgery so that they can restore their body parts and improve their appearance. However, cosmetic surgery has also become common with people who feel insecure and want to look young forever. This increased trend is due to excessive media advertisements which trigger people's low self-esteem. Islam encourages treating abnormalities but forbids anything that is against nature. Changing one's natural appearance to attain specific beauty standards is against Quran and Sunnah as Almighty Allah has created humans as the most beautiful creation.

Keywords: Plastic Surgery, Fiqh, Medical Treatment, Reconstructive Surgery, Cosmetic Surgery.

تعارف:

اسلام بھی دنیا کے دیگر ادیان و مذاہب کی طرح نہ صرف برائی اور بے حیائی سے روکتا ہے بلکہ انسان کی فلاح و بہبود کو بھی پیش نظر رکھتا ہے۔ اسلام طہارت، پاکیزگی اور زیب و زینت کو پسند کرتا ہے۔ اس بارے میں بہت سی احادیث بھی موجود ہیں۔ یہاں تک کہ صفائی کو نصف ایمان کا درجہ حاصل ہے۔

الطهور شطر الایمان[1] "صفائی نصف ایمان ہے"

---

* ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

[1] مسلم، مسلم بن حجاج نیشاپوری،، صحیح مسلم، **کتاب الایمان**، (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، ۲۰۱۱ء)، ا، حدیث: ۱۱۸

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ[2]

"ہم نے انسان کو خوبصورت سانچے میں بنایا ہے۔"

اس بہترین صورت کے ساتھ انسان کی خواہش رہی ہے کہ وہ تندرست وتوانا رہے اور اس کا حسن وجمال بھی ہمیشہ برقرار رہے لیکن عمر کے کسی حصے میں کسی حادثے یا بیماری کا شکار ہو کر اس کی جسمانی ساخت متاثر ہو سکتی ہے۔ انسان کی خوبصورتی اور جسمانی بحالی کو دور حاضر کی سائنسی ترقی اور ایجادات نے ممکن بنادیا ہے۔ آپریشن، ٹرانسپلانٹ اور پلاسٹک سرجری میڈیکل کے ایسے شعبے ہیں جنہوں نے انسانی زندگی کو نہ صرف آسان بنادیا ہے بلکہ یوں کہنا بہتر ہو گا کہ ایک انقلاب کردیا ہے۔ "پلاسٹک" یونانی لفظ Plastikas سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی کسی چیز کو موڑنا، اسے نئی شکل دینا کے ہیں۔[3] پلاسٹک سرجری طب کی ایک شاخ ہے جس میں انسانی جسم کے کسی عضو کی ہیئت یا فعل کو درست کرنے کے لیے ایک خاص طرح کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ پلاسٹک سرجری کی دو اقسام ہیں: اصلاحی عمل جراحی اور تجمیلی عمل جراحی۔[4]

بعض اوقات انسانی جسم میں کوئی نقص یا عیب پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان کی ہیئت بدنما ہو جاتی ہے۔ بعض نقائص خلقی یا پیدائشی ہوتے ہیں جنہیں پلاسٹک سرجری کے ذریعے ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ پلاسٹک سرجری سے علاج کروانے کے بعد انسان نہ صرف نفسیاتی طور پر بہتر محسوس کرتا ہے بلکہ اسے معاشرتی استحکام بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسلام مصائب و آلام کو دور کرنے کے عمل کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ تکلیف روحانی ہو یا نفسیاتی، معنوی ہو یا حسی، اسلام کے نزدیک ایک احسن عمل ہے۔ ابن نجیم زین العابدین فقہ کا ایک اصول بیان کرتے ہیں:

---

[2] التین: ۴

[3] برکی، عبدالقادر، نجیب زادہ، ڈاکٹر، **پلاسٹک سرجری کا شرعی احکام اور تحقیقی جائزہ**، (پشاور: اسلامیہ یونیورسٹی، ۲۰۱۹ء)، ۱:۲، ۳

[4] خان، ابظاہر، ثناءاللہ، **پلاسٹک سرجری کی مختلف صورتوں کا شرعی جائزہ**، (مردان: عبدالولی یونیورسٹی، ۲۰۱۴ء)، ۱:۱، ۲

الضرر یزال[5] ”تکلیف کو ختم کیا جائے۔“

دور حاضر میں پلاسٹک سرجری کے شعبہ نے بہت مقبولیت حاصل کرلی ہے۔ جسمانی بحالی اور تادیر خوبصورت اور جوان نظر آنے کی خواہش کیوجہ سے پلاسٹک سرجری ایک کاروبار بن گئی ہے۔ دین اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں میں میانہ روی اور اعتدال کو پسند کرتا ہے اور مشروط پلاسٹک سرجری کی اجازت دیتا ہے، غیر ضروری رجحانات سے منع کرتا ہے۔

پلاسٹک سرجری کے بڑھتے ہوئے رجحانات کا جائزہ:

اسلام دین فطرت ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں ہر شعبہ زندگی سے متعلق احکامات موجود ہیں۔ مختلف صورت حال میں مسائل اور عبادات میں نرمی کی گنجائش موجود ہے۔ جدید دور میں پلاسٹک سرجری ایک طبی مسئلہ ہے جس کی شرعی حیثیت کا تعین فقہائے کرام نے اسلامی اصولوں کی روشنی میں دیا ہے۔[6] فقہی طور پر آپریشن اور پلاسٹک سرجری کے بعض صورتوں کی اسلام میں جائز ہونے کی دلیل موجود ہے۔ پلاسٹک سرجری کروانے کی دو وجوہات ہیں: ایک وجہ انسانی جسم میں موجود کسی پیدائشی عیب یا نقص کو دور کرنے کیلئے جبکہ دوسری وجہ محض حسن میں اضافہ کرنے کے لیے۔ پلاسٹک سرجری کی پہلی قسم ایسی ہے جس میں انسان صرف ضرورت اور مجبوری کے تحت ہی اس طبی عمل سے گزرتا ہے جبکہ دوسری قسم کی سرجری کا مقصد بڑھاپے کے اثرات کو چھپانا یا حسن میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں پلاسٹک سرجری کے رجحان میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ان رجحانات کے دو محرکات سامنے آئے ہیں: ایک خود اعتمادی اور اعتماد کے ساتھ زندگی گزارنے کا رجحان اور دوسرا ٹیلی ویژن اور سوشل میڈیا کا کاسمیٹک سرجری کی ترغیب کرنا۔[7] مختلف صورتوں میں پلاسٹک سرجری کے بڑھتے ہوئے رجحانات کا اجمالی جائزہ اس طرح ہے:

[5] السیوطی، ابن نجیم، **الاشباہ النظائر**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۳ء)، ۸۳

[6] شفیع، محمد، **تفسیر مصادق القرآن**، (کراچی: ادارہ المعارف، ۲۰۰۲ء)، ۵: ۵

[7] رحمانی، نور الحق، **اسلامک میں پلاسٹک سرجری کی حیثیت**، (نئی دہلی: ناشر: ایفا پبلیکیشنز، ۲۰۱۰ء)، ۱۷

افزائش حسن کے لیے پلاسٹک سرجری کا رجحان:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطری طور پر ایک دوسرے سے مختلف تخلیق فرمایا ہے۔ یہ انسان اپنے چہرے کی ساخت اور نقوش اور رنگ سے پہچانا جاتا ہے۔ کسی کا رنگ گورا ہے تو کوئی کالا، کوئی موٹا ہے تو کوئی پتلا، کوئی قد آور ہے تو کوئی درمیانے یا ٹھگنے قد کا ہے۔ یہ معمولی فرق ہونے کے باوجود اعضاء اپنے امور ٹھیک طریقے سے سرانجام دیتے ہیں اور انہیں نظام فطرت کے خلاف بھی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ جوان رہے اور خوبصورت نظر آئے۔[8] بدصورتی کو چھپانے کیلئے اور افزائش حسن کے لیے پلاسٹک سرجری کروائی جاتی ہے ایسی سرجری کو تجمیلی جراحت(Cosmetic Surgery) بھی کہتے ہیں۔[9]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ[10]

"اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو۔"

آج کل خوبصورتی کے لیے ایسی سرجری کروانے کا رجحان بڑھ رہا ہے جو کہ طبی علاج میں شامل نہیں ہے۔ چہرے کی پلاسٹک سرجری کروائی جاتی ہے تاکہ مخصوص ہیئت میں چہرہ دکھائی دے، ناک کی شکل تبدیل کرنا، ناک بڑی کروانا، ہونٹ باریک کروانا، آنکھوں کی ہیئت کو تبدیل کرنا اور رخساروں کو بڑا کرنا اور سرجری کے ذریعے وزن کم کرنے کے رجحان میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ مستقل خوبصورت نظر آنے کے لیے لوگ کاسمیٹک سرجری کا سہارا لیتے ہیں۔ اس تبدیلی اور خوبصورتی کا مقصد زیبائش حسن کے ساتھ بسا اوقات اپنی شناخت چھپانا بھی ہوتا ہے۔ سوشل اور پرنٹ میڈیا کی تشہیری کوششوں سے سرجری کے رجحان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔[11]

---

[8] ثناء اللہ ، ابظاہر خان، ڈاکٹر، **پلاسٹک سرجری کی مختلف صورتوں کا شرعی جائزہ**، ام:۱، ۳

[9] طاہر، محمد ابظاہر خان، **آپریشن (سرجری) کا شرعی جائزہ**، مکتبہ اسلامیہ، ۲۸: ۱، ۳۲

[10] الاعراف:۳۱

[11] الزحیلی، **وہبۃ الفقہ الاسلامی و آدلۃ**، (کراچی: دار الاشاعت اردو بازار، ۲۰۰۴ء)، ۶: ۲۳۴

لوگ حقیقی ضرورتوں کو پورا کرنے کی بجائے اپنے خون پسینے کی کمائی آرائش جمال پر لگا دیتے ہیں۔ڈاکٹر سید حنین احمد ندوی کاسمیٹک سرجری کے دائرہ کار کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ کاسمیٹک سرجری کا مقصد اعضاء کی ساخت میں تبدیلی کرکے انسان کے حسن، پر کشش اور جاذب نظر بنانا ہے۔ [12]

عمر بڑھنے کی وجہ سے انسانی عضاء کی ہئیتوں میں تبدیلیاں رونما ہونا ایک فطری عمل ہے۔ان اعضاء کی ہئیتوں کو من پسند بنوانے یا ان میں تبدیلیوں کے عمل کو روکنا اصل فطرت سے بغاوت کے مترادف ہے۔اللہ کی خلقت میں حسن وافزائش کی تبدیلی کو شیطانی عمل قرار دیا گیاہے۔

بدہئیتی پر قابو پانے کے لیے پلاسٹک سرجری:

انسانی جسم کے وہ عیوب جن کی وجہ سے وہ بدہئیت نظر آتا ہے دو طرح کے ہیں: پیدائشی یا خلقی (Congenital Abnormalities) غیرپیدائشی یا غیر خلقی (Accidental Abnormalities)۔ ایسی بدہئیتی جس سے روز مرہ کے افعال یا کام کاج میں رکاوٹ ہوتی ہے یادشواری پیش آتی ہے ان پر قابو پانے کا رجحان کافی حد تک زیادہ ہے۔بعض صورتوں میں پلاسٹک سرجری کا سہارا لیا جاتا ہے۔ایسی صورت کو اصلاحی سرجری (Reconstructive Surgery) سے موسوم کیاجاتا ہے۔ جن صورتوں میں پلاسٹک سرجری کی ضرورت پیش آتی ہے ان میں سے چند اس طرح سے ہیں: پیدائشی نقائص، جیسے ہونٹ کا کٹا ہونا،(Cleft Lip)، تالو کا کٹا ہونا، کان کا بیرونی حصہ نہ ہونا، سرجری کی ہڈی کا باہم ملا ہونا، ہاتھ کے پیدائشی نقائص(Congenital Hand Deformities) شامل ہیں۔حادثاتی نقائص میں چوٹ لگنے کی وجہ سے پہنچنے والے زخم جیسے سر اور چہرے کی ہڈی ٹوٹ جانا(Craniofacial Skeleton Fracture) جسم کا جھلس جانا(Burns)، ٹیومر یا کینسر، جلد کا کینسر (Skin Cancer)، گنجاپن(Baldness) شامل ہیں۔ [13]

شریعت نے بیماری کے علاج معالجہ کرانے کے لیے نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ حکم دیاہے۔اس طرح کے عیب بھی بیماری مین شمار ہوتے ہیں۔ان کے علاج معالجہ کے لیے بھی پلاسٹک سرجری کروانے کے رجحانات میں

---

[12] ندوی، حسنین احمد، ڈاکٹر، **پلاسٹک سرجری اسلامی نقطہ نظر**، (نئی دہلی: مکتبہ جدید فقہی تحقیقات، ۲۰۱۰ء)، ۷۱

[13] ندوی، محمد رضی الاسلام، **اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام**، (مکتبہ قاسم العلوم)، ۲۱۸

بہت اضافہ ہوا ہے۔ مغربی ممالک کے ساتھ ساتھ اب پاکستان میں بھی پلاسٹک سرجری کی ترغیب دینے میں اندرونی وبیرونی عوامل کا اہم کردار ہے۔ پلاسٹک سرجری کے ارتقاءوجدت، ترغیب دینے والے عوامل، پلاسٹک سرجن کی دستیابی، ارتقائی مفادات اور مریضوں کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے پھیلاؤ بہت حد تک بڑھ گیا ہے۔ پلاسٹک سرجری میں تکنیکی ترقی نے اسے کافی حد تک محفوظ بنادیا ہے۔ اب نہ صرف بحالی تیزی سے ہوتی ہے بلکہ اس پر لاگت بھی کم آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ مطمئن زندگی گزارنے کے لیے غور وفکر کرنے لگے ہیں اور پلاسٹک سرجری کروانے کے لیے جلدی تیار ہو جاتے ہیں۔[14]

تبدیلی جنس اور شناخت چھپانے کے لیے پلاسٹک سرجری:

پلاسٹک سرجری جہاں پر حسن میں اضافے، بدہئیتی پر قابو پانے کے لئے اور برھاپے کے اثرات کو کم کرنے یا ختم کرنے کیلئے کروائی جاتی ہے وہیں پر جنس میں تبدیلی یا دیگر جنس سے مشابہت کے لیے بھی کروانے کا رجحان بہت حد تک بڑھ گیا ہے۔ مائیکل جیکسن جو کہ نامور گلوکار کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں ان کی پلاسٹک سرجری کے ذریعے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے کی مثال موجود ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں بھی مرد اور عورتوں کے ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے کا تصور موجود ہے۔ اس بارے میں حضور ﷺ کی حدیث سیدنا ابن عباس نے روایت کی ہے:

لعن رسول الله ﷺ المشتبهين من الرجال بالنساء والمشتبهات النساء الرجال [15]

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔"

اگر دیکھا جائے تو جہاں مشابہت سے بہت فساد اور مسائل جنم لے سکتے ہیں وہیں پلاسٹک سرجری کے ذریعے جنسی تبدیلیاں کرنے کا رجحان کس قدر خطرناک ہو سکتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ تخلیق الٰہی پر ہی صابر و

---

[14] میمن، الطاف حسین، **پلاسٹک سرجری کا اسلامی تصور**، مشمولہ الباحث، جرنل آف اسلامک سٹڈیز، ۲: ۲، (۲۰۲۱ء)، ۹۳

[15] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، **کتاب اللباس**، باب المشتہدون بالنساء والمتشبہات بالرجال، حدیث: ۵۸۸۵

شاکر رہے۔ یہی اس کے لیے انسانیت کا اولین تقاضا ہے ورنہ یہ ناشکری کے زمرے میں شمار ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ اس بارے میں "عبد القادر برکی" کا کہنا ہے:

"اس وقت پوری دنیا خصوصاً مغربی ممالک میں بہت سے افراد تبدیلی جنس یعنی مرد سے عورت اور عورت سے مرد بننے کے ذریعے اپنی نامراد جنسی تسکین میں مبتلا ہیں، اور روز بروز یہ ناپاک اور فطرت الٰہی سے متصادم جذبہ بڑھتا ہی چلا جارہا ہے"[16]

اگر دیکھا جائے تو تبدیلی جنس علاج نہیں بلکہ اس قسم کی پلاسٹک سرجری کے ذریعے تخلیق کو تبدیل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح چہرے کی شکل وصورت تبدیل کرنا، دراصل دھوکہ دینا یا گمراہ کرنا ہے۔ ایسی سرجری کی طرف بھی رجحان بڑھ رہا ہے۔ ایسی سرجری سے مجرم قانون کی نظر سے چھپ جاتے ہیں اور بار بار سرجری کروا کر جرم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن اسلام کے نزدیک یہ ناپسندیدہ عمل ہے ایسے کاموں کو جھوٹ، فریب، مکر اور دھوکہ دہی میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسلام کا عمومی مزاج یہی ہے کہ جو فرد حقیقت میں جیسا ہے ویسا ہی دکھائی دے۔

المتشمع بما لم يعط كلابس ثوبي زور [17]

"جسے جو چیز حاصل نہ ہو اور وہ اس کے حاصل ہونے کا اظہار کرے وہ اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹ و فریب کے کپڑے پہنے ہوئے ہو"

پلاسٹک سرجری کے معاشرتی وطبی اثرات

پلاسٹک سرجری کے معاشرتی اثرات:

پلاسٹک سرجری متاثرہ شخص کو خوبصورت بناتی ہے جس سے اس کی وجاہت میں کو بصورتی نمایاں ہوتی ہے۔ اپنی انہی خواہشات کی تکمیل کے لیے لوگ پلاسٹک سرجری کا رخ کرتے ہیں۔ حادثات میں انسان کے عضو کا کوئی حصہ خراب ہو جائے تو سرجری سے اسے درست کیا جاسکتا ہے۔ اس سے نہ صرف اس کا اندرونی خوف دور ہو جاتا ہے بلکہ معاشرے میں وہ پُر اعتماد ہو کر جی سکتا ہے۔ پلاسٹک سرجری کے بعد انسان کے میل جول میں اضافہ

---

[16] برکی، عبد القادر، نجیب زادہ، ڈاکٹر، **پلاسٹکس رجری کے شرعی احکا اور تحقیقی جائزہ**، ا: ۲، ۱۹

[17] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، **کتاب النکاح**، باب المتشبع بمالم نیل، (بیروت: مکتبہ دار الفکر)، حدیث: ۵۳۱۹

ہوتا ہے۔ وہ معاشرے میں ایک مقام حاصل کر سکتا ہے جس کو پہلے کراہت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ پلاسٹک سرجری سے عمر کم دکھائی دیتی ہے جس سے وہ جوان اور تندرست نظر آتا ہے۔ اپنی انہی خواہشات کی تکمیل کے لیے لوگ پلاسٹک سرجری کا رخ کرتے ہیں اس کے مختلف معاشرتی اثرات ہوتے ہیں جو معاشرے کے لیے فائدہ مند تو کبھی یہ نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔ سرجری کی وہ سے ہم معاشرے میں بخوشی قبول کیے جاتے ہیں تو وہاں ہماری صحت پر بھی اس کے منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔[18]

پلاسٹک سرجری کا معاشرتی فائدہ یہ ہے کہ یہ ایک فرد کی فطری شکل کو مطلوبہ شکل کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے جس سے انسان کے اندر خود اعتمادی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ جس سے انسان کی سماجی زندگی اور ذہنی صحت حیرت انگیز طور پر بہتر ہوتی ہے۔ جو لوگ معاشرے میں کسی ظاہری عیب کی وجہ سے عدم اعتمادی کا شکار ہوتے ہیں اس سے ان کا ازالہ ممکن ہوتا ہے اور وہ لوگ اپنی ناخوش زندگی سے خوشگوار رکھنے والی زندگی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ پلاسٹک سرجری متاثرہ شخص کو خوبصورت بناتی ہے۔ حادثات میں انسانی جسم کا کوئی حصہ بدنما ہو جائے تو سرجری سے اسے درست کیا جاسکتا ہے اس سے نہ صرف اسکا اندرونی خوف ختم ہو جاتا ہے بلکہ معاشرے میں پُر اعتماد ہو کر جی سکتا ہے۔[19] مفتی صاحبزادہ ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر الازہری ماہنامہ السعید شمارہ ستمبر ۱۹۹۰ء کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں:

"کسی حادثہ وغیرہ کی وجہ سے اس کی شکل و چہرے میں بہت زیادہ بگاڑ پیدا ہو جائے حتیٰ کہ وہ لوگوں کے سامنے نہ جاسکتا ہو یا لوگوں نے اس وجہ سے کنارہ کشی کر رکھی ہو تو ایسے شخص کو ایک اچھی صورت میں زندگی گزارنے اور لوگوں کے درمیان بلا تکلف آنے جانے کے لیے پلاسٹک سرجری کرانے میں کوئی حرج نہیں۔"[20]

---

[18] الازہری، محمد زبیر، **طبی مسائل کا شرعی حل** (مضمون) مشمولہ، السعید، ماہنامہ، ستمبر، (کراچی: مکتبہ اسلامیہ، ۱۹۹۰ء)، ۱۰

[19] برکی، عبد القادر، نجیب زادہ، **پلاسٹک سرجری کے شرعی احکام اور تحقیقی جائزہ**، ۱: ۲، ۱۱

[20] الازہری، محمد زبیر، **طبی مسائل کا شرعی حل**، ۱۱

پلاسٹک سرجری کی صنعت ایک ایپ سویانگ کے اعداد و شمار کے مطابق توقع کی جا رہی ہے کہ رواں سال ایک کروڑ ۴۰ لاکھ چینی باشندوں نے پلاسٹک سرجری کروائی ہے۔ اسی طرح جنوبی کوریا میں حکومت ملک میں بڑھتے ہوئے پلاسٹک سرجری کے رجحان کے پیش نظر اس پر ۱۰ فیصد تک ٹیکس بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ٹیکس ہونٹوں کو ابھارنے کی سرجری، جبڑے کی سرجری، گنج پن کو دور کرنے، موٹاپا کم کرنے، جسم سے فالتو بالوں کو صاف کرانے کے علاج پر لاگو ہو گا۔[21]

معاشرے میں جہاں پلاسٹک سرجری کے مثبت اثرات ہیں وہیں اس کے منفی اثرات بھی ملتے ہیں جنہیں مد نظر رکھنا چاہیے۔ سرجری سے انسان کی موت واقع ہو سکتی ہے جو کہ اس کے پیاروں کے لیے باعث نقصان ہے۔ اس طرح بعض اوقات معاشی نقصان بھی ہوتے ہیں۔ ہمیں ہزاروں مثالیں ملتی ہیں کہ دنیا میں بہت سے لوگ بینک سے قرض لے کر دنیا میں کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ سرجری سے اپنے چہرے کو تبدیل کر لیتے ہیں، مگر ان کو اس سے کچھ خاص حاصل نہیں ہوتا۔ مردوں پر بھی ظاہری طور پر اچھا دکھائی دینے کے لیے اتنا ہی دباؤ ہوتا ہے جتنا خواتین پر۔ مرد بھی کاسمیٹک سرجری کے طریقے بہت اپلائی کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں باشندے اس طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ کس حد تک خوبصورتی کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اسی طرح مریضوں کی فلاح و بہبود پر جذباتی اثرات کاسمیٹک سرجری کے منفی اثرات میں سے ایک ہے۔ اکثر لوگ سرجری کے بعد جسمانی نقص کا شکار رہتے ہیں۔ وہ اس کا حل تلاش کرنے کی بجائے سرجن کے پاس جانا جاری رکھتے ہیں جس سے وہ نفسیاتی طور پر الجھن کا شکار رہتے ہیں جو کہ ان کی معاشرتی زندگی میں مشکلات میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔[22]

آج کل ہمارے معاشرے میں کاسمیٹک سرجری فیشن کا حصہ سمجھا جا رہا ہے جس کے ضمن میں یہ ایک مستقل ٹرینڈ بنتا نظر آ رہا ہے جس کے اثرات معاشرے کے لیے مثبت اور منفی دونوں طرح کے ہیں مگر اس میں مثبت رجحان زیادہ ہیں۔ کاسمیٹک سرجری جہاں فیشن کی صورت اختیار کر رہا ہے وہاں معاشرے میں انسانوں کی زندگی کی کراہت کو ختم کیا ہے۔

---

[21] بی بی سی نیوز، "**چینی خواتین کا خوبصورتی کے لیے کوسمیٹالوجی پر بڑھتا انحصار**"، humsub.com.pk/7803

[22] قاسمی، ابو بکر جابر، رفیع الدین حنیف قاسمی، **جدید طبی مسائل**، (یوسف گڑھ، حیدرآباد: ناشر الدعوۃ الارشاد، ۲۰۱۴ء)، ۱۴۔۱۷

طبی اثرات:

پلاسٹک سرجری کروانے کے بعد جہاں معاشرتی مثبت و منفی اثرات کا سامنا ہوتا ہے اُسی طرح پلاسٹک سرجری کے بعد کچھ طبی اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ پلاسٹک سرجری کے بعد سب سے عام شکایات میں متلی، الٹی، سر درد اور طویل درد شامل ہے۔ سوزش بھی اس جگہ کے ارد گرد واقع ہو جاتی ہے جہاں جراحی کا طریقہ کار انجام دیا جاتا ہے۔ سرجری کے دوران خون کا بہت زیادہ نقصان کسی غلط چیز کا اشارہ ہے۔ خون کی ایک بڑی مقدار اعضاء کی خرابی کا سبب بن سکتی ہے۔ انسان کا خون ہی اس کی رونق کا باعث ہوتا ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ دوران سرجری خون ضائع ہوتا ہے جس سے عضو کو بہت زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ کبھی کبھی وہ حصہ مفلوج بھی ہو سکتا ہے۔ خون کی کمی کی مقدار اعضاء کی ناکامی یا موت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔[23]

ممکنہ الرجک پر رد عمل:

جو مریض پلاسٹک سرجری کروانا چاہتے ہیں ان کے لیے ان کی تمام الرجیوں کو جاننا بہت ضروری ہے۔ اسے دھاتوں یا بعض دوائیوں سے الرجی ہو سکتی ہے۔ اس سے اس کے طبی اثرات بہت منفی ہوتے ہیں کبھی کبھی یہ چیز آپ کو بار بار سرجری کرانے پر مجبور کرتی ہے جو کہ صحت کے لئے بہت مضر ہے۔

ہیماتوما:

جلد کے نیچے خون کا ایک مجموعہ جو سوجن اور دباؤ کا سبب بنتا ہے فیس لفٹ سرجری کی سب سے عام پیچیدگی ہے۔ ہیماتوما کی تشکیل عام طور پر سرجری کے طرح گھنٹے بعد ہوتی ہے۔ اس سے خون کے منجمد ہونے اور سوجن کے بڑھ جانے کا خدشہ ہوتا ہے جو کہ لائف ٹائم سوجن نہیں جاتی۔

[23] الشبیلی، یوسف بن عبداللہ، **المراحات الجلیہ نظرہ**، شرعیہ، ۳۷، http://www.grajhi.com

اعصابی چوٹ:

طبی اثرات میں یہ چیز دیکھی گئی ہے کہ اعصابی چوٹ ان اعصاب کو متاثر کر سکتی ہے جو عضلات کو کنٹرول کرتے ہیں۔ بعض عضلات میں عارضی فالج کے نتیجے میں چہرے کے تاثرات غیب مطابقت پذیر ہوتے ہیں کیونکہ دوران سرجری اگر ایک جگہ سے گوشت دوسری جگہ شفٹ کیا گیاتو وہاں آپ کا نصابی نظام خراب ہو سکتا ہے جو مستقل طبی امراض کا باعث بنتا ہے۔

بالوں کا گرنا:

کبھی کبھی سرجری کے بعد بال گرنے لگتے ہیں۔ دوسری صورت میں لوگ بال ایک جگہ سے دوسری جگہ لگواتے ہیں اس سے ان کے دوسرے بالوں کا بھی نقصان ممکن ہے اس کے لیے بھی سرجری ہوتی ہے جس سے ان کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بھی سرجری کے انسانی جسم پر اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

پلاسٹک سرجری طریقہ علاج سائنس کی ایک ایسی ایجاد ہے جس نے انسانی زندگی کو بہت آسان بنادیا ہے ۔ پلاسٹک سرجری میں پلاسٹک کا کوئی کردار نہیں بلکہ اس میں جسم کے کسی افعال میں رکاوٹ کو آپریشن کے ذریعے بحال کیا جاتا ہے یا پھر ٹرانسپلانٹ کے ذریعے جسم کے کسی حصے کو دوسرے جگہ پر منتقل کرکے اس کی کمی اور بدہیتی کو دور کیا جاتا ہے۔ ٹیلی ویژن اور سوشل میڈیا پر دلچسپ تشہیر کی وجہ سے پلاسٹک سرجری کروانے کے رجحان میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

پلاسٹک سرجری کے رجحانات میں جہاں روز افزوں اضافہ ہوا ہے وہاں اس کے گہرے معاشرتی اور طبی اثرات بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ معاشرتی اثرات مثبت بھی ہیں اور منفی بھی۔ مثبت اثرات یہ ہیں کہ پلاسٹک سرجری سے خلقی اور حادثاتی عیوب کے ساتھ بڑھتی عمر کے عوارض پر بھی قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں پُر اعتماد زندگی کا رجحان بڑھتا ہے۔ موسیقی پر قابو پاکر جسمانی کارکردگی کو بھی بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح معاشرتی بحالی (Rehabilitation) میں بھی پلاسٹک سرجری بہت معاون ثابت ہوئی ہے۔ معاشرے میں پلاسٹک

سرجری کا منفی پہلو یہ ہے کہ جرائم پیشہ افراد اپنی شناخت چھپا کر قانون کی نظروں سے بچ جاتے ہیں اور وہ بار بار جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

پلاسٹک سرجری کے جہاں مثبت طبی اثرات ہیں وہیں اس کے منفی اثرات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ہر انسان میں موافقت اور ناموافقت کا اپنا اپنا مزاج اور حس ہوتی ہے۔ ہر انسان پر پلاسٹک سرجری کے یکساں اثرات مرتب نہیں ہوتے بلکہ بعض لوگوں میں ممکنہ الرجی ہوسکتی ہے۔ یہ الرجی جسم میں حساسیت کی وجہ سے ہوتی ہے وجہ جسم پلاسٹک سرجری کی جانی والی تبدیلیوں کو قبول نہ کرتے ہوئے رد عمل کے طور پر کرتا ہے۔ بعض مریضوں میں "ہیماتوما" یعنی جلد کے نیچے خون کے منجمد ہونے سے سوجن ہو جاتی ہے جو کہ نقصان دہ ہے۔ جب جسم کے ایک حصے کا گوشت دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے تو اس سے اعصاب متاثر ہوتا ہے جس سے فالج کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ پلاسٹک سرجری سے بعض لوگوں کے بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پلاسٹک سرجری کے تمام تر طبی اور معاشرتی اثرات کو سامنے رکھ کر پلاسٹک سرجری کروانے کا فیصلہ کرنا چاہیے اور جب ایسا کرنا ناگزیر ہو تب ہی یہ رسک لینا چاہیے اور انتہائی صورتوں میں ہی پلاسٹک سرجری کے طریقہ علاج کو اپنانا چاہیے۔[24]

[24] شیبہ، محمد عثمان، **احکام جراحات التجمیل فی الفقہ الاسلامی**، (مکتبہ رحمانیہ)، ۵۴